نیوزی لینڈ کے مسلمان

مفتی جنید انور

کیوی (Kiwi) کی جائے پیدائش اور مسکن کے لحاظ سے عالمی شہرت کے حامل ملک نیوزی لینڈ کی تاریخ ۱۶۴۲ء سے شروع ہوتی ہے جب ولندیزی جہاز راں تسمان یہاں سے گزرا، مگر مقامی باشندوں نے اسے اترنے کی اجازت نہیں دی۔ نیوزی لینڈ درحقیقت آسٹریلیا کے جنوب مشرق میں تقریباً ایک ہزار دو سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ جزیروں کا ایک مجموعہ ہے جو دو بڑے اور کئی چھوٹے جزیروں پر مشتمل ہے۔ دارالحکومت ویلنگٹن ہے۔ ملک کا رقبہ ایک لاکھ تین ہزار مربع میل (دو لاکھ انہتر ہزار 269000 مربع کلومیٹر) ہے۔ کل آبادی 5588737 ہے۔

ابتدا میں تسمان کے بعد ۱۷۶۹ء میں کیپٹن جیمز کک پہنچا اور ساحلی علاقوں پر اتر کر غیر ملکی قدم اس سرزمین پر رکھے۔ پھر برطانیہ کے لوگوں کی یہاں آمد شروع ہوگئی۔ ۱۸۴۰ء میں برطانوی حکومت نے نیوزی لینڈ پر اپنی بالادستی کا اعلان کر دیا اور اس کے ساتھ ہی انگریز باشندوں کی آمد میں اضافہ ہوگیا۔ مقامی باشندوں نے اس کی مخالفت کی، اس کشمکش کا نتیجہ جنگوں کی صورت میں نکلا، جن کا سلسلہ ۱۸۷۱ء تک جاری رہا جن میں انگریزوں نے مقامی باشندوں (مادری قبائل) کو بالکل ہی تباہ کر دیا۔ ۱۹۰۷ء میں نیوزی لینڈ کو تاجِ برطانیہ کے تحت آزادی مل گئی اور وہ برطانوی دولتِ مشترکہ کا ملک بن گیا۔ آسٹریلیا کی طرح یہاں کی آبادی بھی یورپی ہے۔ مقامی مادری باشندے جن کی تعداد انیسویں صدی کے آغاز میں دو لاکھ تھی، صدی کے خاتمے پر جنگوں کے نتیجے میں صرف ۴۰ ہزار رہ گئی تھی، لیکن اس کے بعد ان کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا اور ۱۹۹۰ء تک ان کی تعداد اڑھائی لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہاں کی ستر فیصد پروٹسٹنٹ ہے۔ صرف ۱۶ فیصد آبادی رومن کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلامی آبادی کا نشان سب سے پہلے ۱۸۷۴ء کی مردم شماری میں سامنے آیا۔ جب ہندوستان کے مسلم مائیگریٹنس انڈیا اور فیجی دونوں جگہوں سے ہجرت کر کے نیوزی لینڈ پہنچے۔

۱۹۷۷ء میں مؤتمر عالم اسلامی کے ماہانہ جرنل مکہ کے مطابق نیوزی لینڈ میں مسلمانوں کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی جو البانیا، مصر، قبرص، فیجی، ہندوستان، پاکستان، سری لنکا، شام، ترکی اور یوگوسلاویہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُس وقت مقامی مسلمانوں کی تعداد ڈھائی سو تھی اور چار سو مسلمان ایسے تھے جو مخلوط نسل سے تھے۔

۱۹۸۰ء میں مسلمانوں میں پچاس مرد اور پندرہ عورتیں گریجویٹ تھیں۔ مسلمانوں کی بیشتر تعداد آکلینڈ، ویلنگٹن،

کرائسٹ چرچ، ہملٹن اور ڈونیڈن کے شہروں میں آباد ہے۔ ۲۰۰۰ء میں مسلمانوں کی تعداد 23631 تھی۔ (۲۰۰۶ء میں یہ تعداد 40000 کے قریب پہنچ چکی ہے۔) یہ تمام مسلمان مختلف مسالک اور ثقافتوں سے تعلق رکھتے ہیں، جو مسلمان بنیادی طور پر تین بڑی وجوہات کے سبب یہاں آئے ہیں۔ اول: نوکری یا پیشے اور تجارت کی خاطر، دوم: تعلیم کے لیے، سوم: پناہ گزین کی حیثیت سے۔ یہاں کے رہنے والے مسلمانوں کو تین بڑے گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا گروپ ابتدائی تارکین وطن جواب مستقل یہاں کے شہری بن چکے ہیں۔ دوسرا گروپ یورپین مسلمانوں کا ہے۔ تیسرا گروپ متاخر تارکین وطن کا ہے۔

مسلمانوں کی مساجد: مسلمانوں کی مساجد کافی ہیں ان کی زیادہ تعداد ان علاقوں میں ہے جہاں مسلمان آبادی کا ارتکاز کافی ہے۔ نیوزی لینڈ کی سب سے اہم مساجد میں دارالحکومت ویلنگٹن کی مسجد ہے جو ۱۹۷۸ء میں قائم کی گئی۔ دوسری بڑی مسجد کرائسٹ چرچ میں، تیسری ڈونیڈن میں اور چوتھی ابھی حال ہی میں "Lekhars Bay" میں قائم کی گئی ہے، جہاں خواتین کے لیے بھی عبادت کا الگ حصہ ہے۔

ان کے علاوہ آکلینڈ میں کافی مساجد ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔ ❶ آکلینڈ مسجد ❷ ویسٹ آکلینڈ مسجد ❸ ماؤنٹ راسکل مسجد بشمول اسلامک سنٹر۔

مختلف جگہوں پر اسلامک سنٹرز بھی قائم کئے گئے ہیں، جہاں پنج وقتہ نمازوں، قرآن کریم کی ناظرہ وحفظ کی کلاسیں، مذہبی اجتماع، قرأت کے مقابلے اور دیگر اسلامی سرگرمیاں سرانجام دی جاتی ہیں۔ کچھ اہم اسلامک سنٹرز یہ ہیں۔ ۱۔ ساؤتھ آکلینڈ اسلامک سنٹر ۲۔ الفاروق اسلامک سنٹر آکلینڈ Portage road Otahuhu ۳۔ Glen Innes Islamic Centre 127 Elsteer Avenue Auckland. ان کے علاوہ مسلمانوں کے پانچ مدارس بھی ہیں جہاں بنیادی مذہبی تعلیم ومعلومات، عربی زبان اور دیگر اسلامی تعلیمات دی جاتی ہیں۔

مسلم تنظیمیں: ۱۹۵۰ء میں مسٹر سلیمان بھیکو نے ۱۵ دیگر مسلم افراد کے ساتھ مل کر ''نیوزی لینڈ مسلم ایسوسی ایشن'' کی بنیاد آکلینڈ میں رکھی۔ اسی سال تنظیم نے ایک اسلامی مرکز کو شروع کیا۔ اسی تنظیم نے ۱۹۶۰ء میں سب سے پہلے نیوزی لینڈ میں پہلے عالم کو بلایا جن کا نام مولانا احمد سعید پٹیل بتایا جاتا ہے۔ اس کے بعد انھوں نے پرانے اسلامی سنٹر کی جگہ فروخت کر کے اس کی متبادل وسیع رقبے پر قائم ایک اور عمارت خرید کر وہاں اسلامی مرکز قائم کیا۔

۱۹۶۶ء میں ''انٹرنیشنل مسلم ایسوسی ایشن آف نیوزی لینڈ'' (IMAN) کا قیام دارالحکومت ویلنگٹن میں عمل میں لایا گیا۔ ۱۹۷۸ء میں اس کی ارکان کی تعداد ۱۵۰۰ سے ۲۰۰۰ کے درمیان تھی، اس تنظیم کے تحت بہت سی مساجد اور اسلامک سنٹر بھی تھے۔ ۱۹۷۹ء میں انٹرنیشنل مسلم ایسوسی ایشن آف نیوزی لینڈ (IMAN) اور نیوزی لینڈ مسلم ایسوسی ایشن آف آکلینڈ کا آپس میں انضمام ہوا اور نئی تنظیم کا نام ''فیڈریشن آف اسلامک ایسوسی ایشنز آف نیوزی لینڈ'' (FIANZ) رکھا

گیا۔اب نیوزی لینڈ کی تمام مسلم تنظیمیں اسی فیڈریشن کے تحت کام کرتی ہیں۔کرائسٹ چرچ میں بھی ۱۹۷۶ء میں ایک مسلم ایسوسی ایشن قائم ہوئی، آکلینڈ یونی ورسٹی میں بھی مسلم طلبہ کی اپنی ایسوسی ایشن ہے۔اب یہ سب تنظیمیں مرکزی فیڈریشن(FIANZ) کے تحت کام کرتی ہیں۔

عمومی حالات: اب نیوزی لینڈ میں قرآن کریم آسانی سے دستیاب ہے۔انگریزی ترجمہ باہر سے آتا ہے، مذہبی کتابوں کی قلت ہے نیز اسلام سے متعلق بنیادی کتب کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔یہاں پر شخصی قانون نہیں ہے، ہر سال تقریباً ۱۵ سے ۲۰ مسلمان حج کو جاتے ہیں۔

تقریباً ۲۰ سے ۳۰ فیصد بچے گھروں پر دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔دونوں تہوار مناتے ہیں، تہواروں کے قریبی دنوں میں ایک مکمل اسلامی مارکیٹ قائم ہوجاتی ہے جس میں جائے نماز، کھجور، اسلامی لباس، دستانے، حجاب، حلال غذا، کھلونے، مذہبی تحائف، خوشبو اور مذہبی کتابیں دستیاب ہوتی ہیں۔عموماً یہ عید مارکیٹ ''المنار ٹرسٹ'' نامی ادارہ اسپانسر کرتا ہے۔نیز آکلینڈ میں عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کی جاتی جسے کرائے پر حاصل کیا جاتا ہے۔۱۹۹۹ء میں وومنز اسلامک کانفرنس (خواتین اسلامی کانفرنس) کا انعقاد ہملٹن کی جامع مسجد میں کیا گیا تھا۔اب یہ کانفرنس ہر سال مختلف شہروں کی مختلف مساجد میں ہوتی ہے۔حلال گوشت کا انتظام ہے اور آسانی سے دستیاب ہے۔عالمی حالات وواقعات کا اثر نیوزی لینڈ کے مسلمانوں پر بھی بڑا ہے، پچھلے کچھ سالوں میں عالمی تناظر میں دہشت گردی کے واقعات کا منفی اثر مسلمانوں پر بھی پڑا ہے اور انھیں نسلی امتیاز، بدسلوکی، مار پیٹ اور تشدد جیسے واقعات کا سامنا کرنا پڑا، ان تمام واقعات کی ذمہ دار مقامی عیسائی آبادی ہے جو مسلمانوں کے سخت اور متعصب مخالف سمجھے جاتے ہیں خصوصاً رومن کیتھولک۔

ایک مقامی ٹیلی وی ژن چینل خصوصاً اور نیوزی لینڈ کے میڈیا نے متعصبانہ فضا کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، خصوصاً افغانستان پر امریکی حملے اور سقوطِ طالبان کے بعد یہاں کے مسلمانوں پر ذہنی وفکری لحاظ سے کافی حملے کیے گئے ہیں۔ان معاملات کو واضح کرنے اور اپنا نکتۂ نظر بیان کرنے کے لیے مسلمان تنظیموں نے ۲۰۰۳ء میں ایک قرارداد پر دستخط کیے، جس میں کسی بھی قسم کی دہشت گردی کی مدد سے انکار کیا گیا اور اسلام کے حقیقی مؤقف کو اجاگر کیا گیا اور واضح کیا گیا کہ اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے نیز یہ کہ اگر بفرض المحال ان واقعات میں مسلمانوں کا ہاتھ ہے بھی تو پھر ان واقعات کا ایک تاریخی پس منظر ہے جس کی بنا پر ایسے افسوسناک واقعات پیش آئے، نیز ان واقعات کا حقیقی ذمہ دار مغربی اقوام کو ٹھہرایا گیا۔مسلمانوں کے خلاف حملوں میں سکھ افراد کو بھی نشانہ بنایا گیا کہ ان کے چہرے پر بھی داڑھی ہوتی ہے۔بہرحال مسلمان نیوزی لینڈ کے معاشرے میں مختلف پرائیوٹ اور سرکاری مناصب پر اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور پارلیمنٹ میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ڈاکٹر اشرف چوہدری نیوزی لینڈ کے پہلے مسلم ممبر آف پارلیمنٹ ہیں جو موجودہ حکومتی لیبر پارٹی کے ساتھ حکومت میں ہیں۔ان کا نکتۂ نظر مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے افراد کے مابین تحمل وبرداشت کے مظاہر کو ترقی دینا اور مل جل کر مسلمان قوم کے لیے بہتری کے اقدامات کرنا ہے۔☆☆☆